از: محمد نقیب اللہ رازی، چترال

بیاد حضرت مولانا حبیب اللہ مختارؒ شہید

کیوں گریہ کناں ماتم غم میں یہ سماتھا؟ روتی تھی زمیں کیوں، یہ جہاں کیسے خفاتھا؟
ہاں اے دل مغموم تجھے معلوم ہوا تھا اک صاحب اسرار یہاں ہم سے جدا تھا
مختار سے موسوم وہ محبوب خدا تھا

از روئے زمین تا بفلک کون نہیں رویا ایسا ہی لگا، جیسے دو عالم کو وہ کھویا
جب ان کو جہان دامن خود ملیں نہیں پایا دنیا میں قیامت کی گھڑی آئی تھی گویا
اس روز عالم میں تو ہنگامہ بپا تھا

ہاں تجھ کو مبارک ہو شہادت کا یہ رتبہ آرام گہ سایہ رحمت کا یہ رتبہ
تجھ جیسے ہی سے خسرو قسمت کا یہ رتبہ اخلاص ووفا، شان عبادت کا یہ رتبہ
یہ قطرہ خوں تیرے لئے آب بقا تھا

رتبے میں نہیں کوئی بھی اک ان کے برابر مجموعہ اخلاق نکو تھا وہ سراسر
تقویٰ میں وہ میدان ریاضت کا دلاور وہ اہل زباں، بحر فصاحت کا شناور
وہ غازی کردار، سر صدق وصفا تھا

ہیں انکے فضائل تو ستاروں سے بھی افزوں درویش منش، شوکت جمشید و فریدودوں
یکتائے زمانا، وہ فقط لولوئے مکنون وہ تابع فرمان خدا، ظل ہمایوں
باطل کیلئے معجزہ ضرب عصا تھا

ہیں صدر نشیں مجلس اصحاب سعادت جنہوں نے ترے ساتھ پیا جام شہادت
وہ رنگ لہو مشک ختن سے ہے عبارت ان سب پہ خداوند کی جانب سے ہو رحمت

اے رازی انھیں مسٹر یہ پہلے ہی ملا تھا